السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

(رسولِ اکرم ﷺ نے دعا فرمائی : ‘اَللّٰھُمَّ اَعِزَّ الْاِسْلَامَ بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَوْ بِعَمْرِ بْنِ ہِشَامٍ ‘ (سنن الترمذی ، بَابٌ فِی مَنَاقِبِ أَبِی حَفْصٍ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ، رقم : ٣٦٨٣

(سوال یہ ہے کہ رسولِ اکرم ﷺ نے دونوں کےلیے دعا کیوں نہ کی ۔ دونوں میں سے ایک کیوں مانگا ؟ (جواب کا منتظر حافظ محمد فاروق ، نیو کیمپس لاہور

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

پہلے روایت کے اصل الفاظ ملاحظہ فرمائیں:

اَللّٰھُمَّ اَعِزَّ الْاِسْلَامَ بِأَحَبِّ ہٰذَیْنِ الرَّجُلَیْنِ اِلَیْکَ بِأَبِی جَھْلٍ اَوْ بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ . قَالَ : وَکَانَ أَحَبَّھُمَا اِلَیْہِ عُمَرُ ‘ جامع ترمذی ، ج : ١٠ ، ص : ١٦٩ ، مع تحفة الاحوذی) (سنن الترمذی ، بَابٌ فِی مَنَاقِبِ أَبِی حَفْصٍ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ ‘ عَنْہُ ، رقم : ٣٦٨١)

’’یعنی یا اللہ ! ابوجہل یا عمر دونوں میں سے جو تیرے ہاں زیادہ پیارا ہے اس کے ذریعہ اسلام کو قوت عطا فرما ۔ ‘‘ راوی نے کہا اللہ کے ہاں دونوں میں سے محبوب ترین عمر رضی اللہ عنہ تھے ۔ ‘‘

یہاں جو اشتباہ پیدا ہوتا ہے وہ لفظ اَو (یا) سے ہے اس کا جواب یوں ہے کہ یہاں اَو شک کےلیے نہیں بلکہ تنویع کےلیے ہے ۔

جس کا مطلب یہ ہے کہ دونوں میں سے کوئی ایک مسلمان ہو جائے یا دونوں ہی مسلمان ہو کر حاضرِ خدمت ہوں لیکن حکمت الٰہیہ کا تقاضا یہ تھا کہ صرف عمر مسلمان ہو ۔

اس مسئلہ کو دوسری مثال سے یوں سمجھیے ۔ صحیح حدیث میں وارد ہے جو شخص جہاد کےلیے نکلتا ہے پھر واپس آتا ہے تو وہ ‘ ... نَالَ مِنْ أَجْرٍ أَوْ غَنِیمَةٍ ‘ صحیح البخاری ، بَابُ قَوْلِ النَّبِیِّ ﷺ : أُحِلَّتْ لَكُمُ الغَنَائِمُ ، رقم : ٣١٢٣) ثواب یا مالِ غنیمت لے کر لوٹتا ہے ۔

اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ مجاہد کو اگر مالِ غنیمت ہاتھ لگ گیا تو وہ اجر و ثواب سے محروم ہے ۔ بلکہ اس کا مفہوم یہ ہے کہ ثواب اور مالِ غنیمت دونوں جمع ہو سکتے ہیں کیونکہ یہاں بھی اَو تنویع کےلیے ہے جس طرح کہ پہلی حدیث میں ہے ۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

جلد : 3 ، متفرقات : صفحہ : 645

محدث فتویٰ